سوال

(457) کیا ظہر کے وقت عصر ملا کر پڑھنے کی اجازت ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجھے نوکری کے باعث ظہر کے ووقت ہمیشہ فرصت رہتی ہے عصر میں فرصت نہیں ملتی کیا ظہر کے وقت عصر ملا کر پڑھنے کی اجازت ہے ۔ (عبدالحفیظ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واقعی اروقت عصر نہیں ملتا ظہر کے ساتھ جمع کرلیا کریں ۔ صحیح بخاری میں ملتا ہے کہ آپ ﷺ نے ظہر عصر اور مغرب وعشاء جمع کی تھیں ۔

شرفیہ

حوالہ صحیح ہے مگر استدلال صحیح نہیں اس لئے کہ صحیح بخاری کی یہ حدیث مجمل و مختصر ہے اس سے گو بظاہر جمع حقیقی معلوم ہوتی ہے ۔ حالانکہ یہ جمع صوری ہے ۔ اور صوری بھی جمع تقدیم نہیں جمع تاخیر ہے ۔ سنن نسائی میں یہی حدیث اسی راوی سے مطول و مفصل ہے دونوں حدیثیں ملاحظہ ہوں صحیح بخاری کی حدیث یہ ہے ۔

"باب تاخیر الظہر الی العصر عن عمرو بن دینار عن جابر بن زید عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینة سبعا وثمانیا الظہر والعصر والمغرب والعشاء فقال ایوب لعلہ فی لیلة مطیرة قال عسی انفہی ج1ص 77"

سنن نسائی کی حدیث یہ ہے ۔

"عن عمرو عن جابر بن زید عن ابن عباس قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینة ثمانیا جمیعا وسبعا جمیعا اخر الظہر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء انتہی ص 98 ج 1"

مجموعہ مجتبائی دہلی اور دوسری نسائی کی روایت میں جو ثمان سجدات لیس بینہما شیٔ انتہی اس سے مراد یہ ہے کہ "لیس بینہما شیٔ کثیر من الزمان التنوین للتعظیم لان الروایة الاولی مبینة للمراد فاندفع ما" اور خلاصہ یہ کہ ایسی صورت میں اگر جمع صوری تاخیر مل سکے تو فبہا ورنہ ملازمت ترک کرنی لازم ہے اس لئے کہ جس ملازمت سے فریضہ الہیہ کی ترک لازم ہو وہ ملازمت واجب الترک ہے ۔ اللہ تعالیٰ رزاق اور صورت پیدا کرے گا ۔ (ابو سعید شرف الدین دہلوی)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص615

محدث فتویٰ